

دیوبندیہ وہابیہ کی خارجیت

۶۰ ھ ۱۳

اسم عرفی

حسینِ پاک کے فدائیو!

قاتلانِ حسین کو پہچانو

نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا
مرکے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا



از

حضور مظہر اعلیٰ حضرت علامہ مفتی

ابوالفتح محمد حشمت علی خاں صاحب قدس سرّہٗ قبلہ

ناشر

عسکری اکیڈمی

چمنِ فاطمی

خانقاہِ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی

درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت حشمت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی)

موبائل نمبر: 9760863598, 8839247297

دیوبندیہ وہابیہ کی خارجیت

۶۰ ھ ۱۳

حسینِ پاک کے فدائیو!
شمر کے پجاریوں، یزید کے چیلوں سے ہوشیار

قاتلانِ حسین کو پہچانو

حسینی خون کے پیاسے اب بھی موجود ہیں
وہابیہ دیوبندیہ یزید کی اولاد اور شمر کی نسل ہیں۔

طبع اول

عالمی تحریک تبلیغ صداقت آستانہ عالیہ حشمتیہ مشاہدیہ حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی

طبع ثانی

عسکری اکیڈمی چمن فاطمی خانقاہ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی حشمت نگر پیلی بھیت شریف یوپی

حسب حکم:
حضور شیر ہندوستان شہزادہ مظہر اعلیٰ حضرت شیخ طریقت
آفت جان وہابیت دیوبندیت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی
محمد ادریس رضا خان حشمتی
دامت فیوضہم المبارکہ

ناشر
عسکری اکیڈمی
چمن فاطمی خانقاہ حسنی حسینی قادری چشتی برکاتی رضوی حشمتی
درگاہ مظہر اعلیٰ حضرت حشمت نگر پیلی بھیت شریف (یوپی)

۱۶؍ فروری ۱۹۳۷ء کو جونپور کی سب ججی کچہری میں دیوبندیوں وہابیوں نے اُنچاس (۴۹) شیعوں پر مقدمہ دائر کیا۔ اِس بنیاد پر کہ جونپور کے دیوبندیوں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا کہ وہ ۱۴؍ جنوری ۱۹۳۷ء کو ایک جلوس نکالنا چاہتے ہیں جس میں یزید پلید، عبید اللہ بن زیاد، عمرو بن سعد، شمر ذی الجوشن، سنان بن انس اور ابو ایوب غنوی وغیرہم خبثائے زمانہ دشمنانِ اہل بیت کے فضائل ومناقب کے کتبے اور جھنڈے ہوں گے اور اُن کی تعریف وتوصیف بیان کی جائے گی۔ لہٰذا شیعوں نے اعتراض کیا اور جلوس رد کروادیا۔ حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ اہل سنت امام المناظرین غیظ المنافقین مناظر اعظم علی الاطلاق سیدی آقائی مولائی علامہ شاہ مفتی ابوالفتح محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جونپور کی کچہری تشریف لے گئے اور وہاں سے اُن دیوبندیہ وہابیہ کے مقدمے کی نقل نکلوائی اور اُسے قوم کے سامنے پیش فرمایا تاکہ لوگ وہابیوں دیوبندیوں کی خارجیت و ناصبیت اور دشمنیٔ اہل بیت سے واقف ہوکر اُن سے دور ہوجائیں اور اپنے ایمان وعقیدے کی حفاظت کریں۔ یہ رسالہ ''دیوبندیہ وہابیہ کی خارجیت'' جو آپ کے ہاتھ میں ہے حضور مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشۂ سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جد وجہد اور کد وکاوش کا نتیجہ ہے۔ مقدمے کی اصل نقل یعنی فوٹو کاپی بھی موجود ہے۔

نام سے جس کے لرزتے تھے سبھی اہلِ دغا
شیر تھا ایسا مِرا مظہر اعلیٰ حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدَ الدُّھُوْرِ وَکَرَّمَا

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

خدا اور رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہمیں اور آپ کو دینِ اسلام اور مذہب اہل سنت پر پختگی و تصلب و مضبوطی کے ساتھ قائم رکھیں۔ آمین۔ ہر سُنّی مسلمان بھائی پر ٹھیک دوپہر کے آفتاب سے بھی زیادہ روشن طور پر یہ عقیدۂ ضروریۂ مذہب اہل سنت واضح ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ستارگانِ آسمانِ ہدایت ہیں اور اہلِ بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سفینۂ نجات ہیں۔ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دامنِ کرم چھوڑے وہ رافضی ہے اور جو شخص اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی غلامی سے منھ موڑے وہ ناصبی و خارجی ہے۔ یہ دونوں فرقے اپنے عقیدے کے سبب بحکمِ شریعتِ مطہرہ گمراہ و بدمذہب مستحقِ جہنم ہیں۔ ہدایت ونجات حضراتِ صحابۂ کرام و اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں کے اتباع وغلامی پر منحصر ہے۔ رافضی فرقہ تو قرنوں سے ہندوستان کے متعدد مقامات پر موجود ہے اور وہ لوگ سُنّیوں سے بالکل الگ تھلگ، اُن کی مسجدیں اہل سنت کی مسجدوں سے علیحدہ، اُن کے قبرستان سُنّی مسلمانوں کے قبرستان سے جدا ہیں۔

لیکن اس زمانہ میں اُن سے بڑھ کر خارجیوں اور ناصبیوں کا فتنہ ہے۔ یہ خبثاء اپنے آپ کو سُنّی مسلمان کہتے ہیں۔ سُنّیوں کی مساجد میں نماز پڑھتے ہیں، سُنّیوں ہی کے قبرستان میں اُن کی ناپاک لاشیں دفن ہوتی ہیں۔ یہ ملاعنہ تبلیغِ سنت کے پردے میں ناپاک دیوبندی دھرم کی اشاعت کرر ہے ہیں۔ اور ردِ روافض کا نام لے کر بے وقوف اور سادہ لوح سُنّیوں کو حضراتِ اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مبارک شانوں میں گستاخیاں سُنا رہے ہیں۔ اور اُن کے دلوں میں دشمنیٔ اہل بیت کی نجس بنیادیں جمارہے ہیں۔ یہ خارجی ناصبی وہی ہیں جو وہابیہ دیوبندیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اگرچہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ سے واضح وروشن ہے کہ یہ وہابیہ دیوبندیہ انہیں ناصبیوں اور خارجیوں کی اولاد اور انہیں کے ہم اعتقاد ہیں۔

حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردالمحتار کے باب البغاۃ میں صاف صاف فرمادیا کہ وہابیۂ زمانہ اُنہیں اگلے خارجیوں کی نسل ہیں۔ حضور پُرنور امام اہل سنت مجدد اعظم دین وملت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تصانیف مبارکہ میں صاف صاف روشن فرمادیا کہ یہ وہابیہ دیوبندیہ اُنہیں خارجیوں کی ذریت اور اُنہیں کے ہم ملت ہیں۔ لیکن جب دیوبندیہ کا دھرم گرو رشید احمد گنگوہی فتویٰ دے چکا کہ معاذ اللہ ”خدا جھوٹ بول چکا“ اور ”وقوعِ کذبِ باری کے معنی درست ہوگئے“ یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا جھوٹا

ہے۔ تو اَب ''کاذب بالفعل معبود'' کے پُجاری جھوٹ کے پھنکے کیوں نہ لگائیں۔ جھوٹے خدا کے جھوٹے بندے دروغ کے جیتے سوئر کیوں نہ نکلیں۔ اسی بنا پر تمام وہابیہ دیوبندیہ سُنّیت ہی کا دعویٰ کرتے ہیں نہ اپنے آپ کو وہابی کہتے ہیں نہ اپنا خارجی ہونا ظاہر ہونے دیتے ہیں۔ لیکن بقول حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نہاں کے ماند آں رازے کز وسازند محفلہا

کفارِ وہابیہ مرتدینِ دیوبندیہ کا وہ مذہبی اصلِ اصول آخرکار ظاہر ہوکر ہی رہا۔ اور ۱۶؍فروری ۱۹۳۷ء کو جونپور کی سب ججی کچہری میں امام الخوارج مبلغِ وہابیہ ایڈیٹر ''النجم'' عبدالشکور کاکوروی اور مشہور کانگریسی مولوی دیوبندی وہابی حسین احمد اجودھیاباشی صدر مدرسہ دیوبند کے چیلوں نے جن کے نام یہ ہیں: ۱:۔ شیخ عبدالعزیز ۲:۔ شیخ سلامت علی ۳:۔ حافظ شیخ محمد اسمٰعیل ۴:۔ شیخ محمد جمیل اُنچاس شیعوں پر ایک مقدمہ دائر کیا ہے۔ اُس کی دفعات نمبر۱، ۲، ۳، ۴ اور استدعا دادرسی اُنہیں خبیث خارجیوں کی ملعون عبارت حسبِ ذیل ہیں۔

نقل مطابق اصل بعدالت سب ججی جونپور نمبر مقدمہ ۳۔ ۱۹۳۷ء

مدعیانِ مذکوران حسبِ ذیل عرض پرداز ہیں۔

دفعہ ۱:۔ مدعیان پابند مذہب اسلام ہیں اور اُس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو شیعہ بنوامیہ کہلاتا ہے۔

دفعہ ۲:۔ مدعیان خلفائے بنی امیہ خصوصًا امیر المؤمنین امام المتقین سیدنا

امیر معاویہ وامام المؤمنین سید المرسلین سیدنا حضرت یزید بن امیر معاویہ علیہما السلام کو مسلمانوں کا امام واجب الطاعہ اور محفوظ عن الخطا مانتے ہیں۔ اور اُن کے مخالفین ومعاندین کو جادۂ حق سے منحرف اور خطاکار جانتے ہیں۔

دفعہ ۳:۔ مدعیان یعسوب المؤمنین وامیر الاشجعین حضرت عبدالرحمٰن بن ملجم وسیدہ جعدہ بنت الاشعث وحضرت فردوس مکان جنت نشان فاتحِ جنگِ کربلا سید المؤمنین حضرت عبیداللہ بن زیاد وخلد آرام جنت مقام امیر العسکر شیخ التقی سید المؤمنین حضرت عمرو بن سعد واسد اللہ فی عصرہٖ امیر الجیوش القاہرہ حضرت شمر ذی الجوشن ومردِ صالح خیر البریہ فی عہدہٖ حضرت سنان بن انس وخلد آشیان قدر انداز بے نظیر حضرت ابوایوب غنوی علیہم السلام کو اپنا پیشوا ومحسن الاسلام والمسلمین سمجھتے ہیں۔ اور اُن کے مناقب بیان کرنے کو عبادت جانتے ہیں۔

دفعہ ۴:۔ مدعیان نے ایک اشتہار شائع کیا تھا کہ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۷ء کو وہ ایک جلوس جونپور میں نکالنا چاہتے ہیں جو مزار حضرت پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے اُٹھیگا اور محلّہ جات شہر جونپور محلّہ دریہ ومفتی محلّہ واجمیری مسجد تلہ ہوتا ہوا محلّہ بازار چہارسو سے زیر قلعہ ہوکر محلّہ بلوہ گھاٹ وسپاہ ہوتا ہوا جھنجھری مسجد پر ختم ہوتا۔ اور جلوس مذکور میں کتبے اور جھنڈے ہوتے جن پر نام نامی واسم گرامی حضرات موصوفین متذکرہ بالا کے تحریر ہوتے اور جلوس مذکور میں حضرات مؤمنین کے مناقب وفضائل بیان کئے جاتے۔

دفعہ ۵:۔ اشتہار مذکور شائع ہونے پر چند مدعا علیہم نے بطور نمائندگانِ شیعان جونپور صاحب مجسٹریٹ ضلع جونپور سے جاکر مدعیان کے جلوس کی بابت غلط بیانیاں کیں اور معترض ہوئے۔

دفعہ ۶:۔ بموجب فرمانِ ملکہ معظّمہ وفرامین شاہانِ برٹش گورنمنٹ ہر اہل مذہب اپنے عقیدے کے مطابق اپنے پیشوایانِ دین کی تعریف کرنے کا حق ہر شارعِ عام پر رکھتا ہے۔

دفعہ ۷:۔ مدعا علیہم بلاوجہ جائز مدعیان کے حق سے منکر اور اس پر معترض ہیں اور بعض مدعا علیہم کے فعل ناجائز کی وجہ سے حکومت مقامی نے مدعیان کو جائز جلوس نکالنے سے رد کر دیا جس کے ذمہ دار مدعا علیہم ہیں۔

دفعہ ۸:۔ مدعا علیہم بحیثیت قائم مقامان شیعان جونپور حسب آرڈر (۱) رول (۸) ضابطہ دیوانی فریق بنائے جاتے ہیں۔

دفعہ ۹:۔ بنائے مخاصمت نالش ہذا بتاریخ ۱۳ ار جنوری ۱۹۳۷ء جبکہ چند مدعا علیہم بحیثیت نمائندگانِ شیعہ مجسٹریٹ ضلع سے غلط بیانی کی اور جلوس پر معترض ہوئے اندر حدود اختیار سماعت عدالت پیدا ہوئی۔

دفعہ ۱۰:۔ تعین نالش بغرض اختیار سماعت مبلغ پندرہ ہزار روپیہ ہے اور مبلغ ۱۵ ار رسوم مقررہ ادا کیا جاتا ہے۔

استدعا دادرسی حسبِ ذیل ہے

(الف) استقرار فرمایا جاوے کہ مدعیان مستحق ہیں کہ جب چاہیں اپنا جلوس شہر جونپور کے ہر شارعِ عام پر بالعموم اور بالخصوص مزار پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے محلہ دریہ و مفتی محلہ و اجمیری مسجد وتلہ ہوتا ہوا بازار چہارسوے زیر قلعہ کو محلہ بلوہ گھاٹ وسپاہ ہوتا ہوا جھنجھری مسجد پر جاکر ختم کریں۔ جس میں جھنڈے اور کتبے رہیں۔ جن پر نام نامی و اسمائے گرامی یعسوب المؤمنین امیر الاشجعین حضرت عبدالرحمٰن بن ملجم و حضرت سیدہ جعدہ ودافع الفتنہ امیر الشام حضرت یزید بن معاویہ و حضرت فردوس مکان جنت نشان فاتحِ جنگِ کربلا سید المؤمنین عبیداللہ بن زیاد و خلد آرام جنت مقام امیر العسکرِ المؤمنین حضرت عمرو بن سعد و اسداللہ فی عصرِہٖ امیر الجیوش القاہرہ حضرت شمر ذی الجوشن و مردِ صالح خیر البریۃ فی عہدِہٖ حضرت سنان بن انس وقدر انداز بے نظیر حضرت ابوایوب غنوی علیہم السلام تحریر رہیں اور جلوس مذکور میں ان حضرات کے فضائل و مناقب نظم و نثر میں بیان کریں۔

(ب) کل خرچۂ مقدمہ مدعا علیہم سے دِلایا جائے۔

اسمٰعیل بقلم خود۔ عبدالعزیز بقلم خود۔ محمد جمیل بقلم خود۔ سلامت علی بقلم خود

ہم عبدالعزیز مدعی وغیرہ تصدیق کرتا ہوں کہ کل مضمون عرضی نالش کا میرے علم ذاتی و مطالعہ ہائے کتب سے و باطلاع دیگراں جس کو میں سچ باور کرتا ہوں سچ ہے۔ مقام تصدیق کچہری دیوانی جونپور ۱۶ر فروری ۱۹۳۷ء

اسمٰعیل بقلم خود۔ محمد جمیل بقلم خود۔ سلامت علی بقلم خود۔ عبدالعزیز بقلم خود

فدوی شیخ عبدالعزیز وغیرہ مدعیان۔ مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۳۷ء

دستخط حاکم

تعارف

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابی ہیں اُن کی شان میں توہین و گستاخی کرنے والا گمراہ بدمذہب جہنمی ہے اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اُن سے بیعت کر کے اُن کی خلافت تسلیم فرمائی تو اُن کی خلافت بھی حق و صحیح ہوگئی اور وہ شرعاً امیر المؤمنین ہو گئے۔ لیکن یزید پلید وہی خبیث ہستی ہے جس کے حکم سے میدانِ کربلا میں حضراتِ اہل بیتِ مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والثنا پر وہ ناپاک مظالم ڈھائے گئے جن کی یاد قیامت تک ایمان والوں کے دلوں کو خون رُلاتی رہے گی۔ عبدالرحمٰن بن ملجم اُس بدبخت اشقیٰ ہٰذہ الاُمّۃ (اِس امت کے بہت بڑے شقی) کا نام ہے۔ جو خارجیوں ناصبیوں کا امامِ نافرجام ہے جس نے حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو نماز میں شہید کیا۔ جعدہ بنت اشعث اُس بے وفا و بدبخت عورت کا نام ہے جس نے بادشاہ کی بیگم بننے کے لالچ میں حضور بادشاہِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فرزندار جمند سیدنا امام حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دیا۔ عبیداللہ بن زیاد وہ شقی مردک ہے جس کو یزید پلید نے حاکمِ کوفہ بنایا تھا۔ جس نے حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھوکا پیاسا رکھنے، ظلم و ستم کے ساتھ شہید کرنے کے لئے میدانِ کربلا میں خبیث فوجیں بھیجیں۔ اور میدانِ کربلا میں تمام ہولناک مظالم اُسی کے احکام کے مطابق ہوئے۔ عمرو بن سعد وہی حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خبیث و شقی ناخلف بیٹا ہے جو میدانِ کربلا میں لشکرِ اشقیا کا

سردار تھا۔ جس نے جگر گوشۂ مصطفےٰ امام حسین شہید کربلا علیٰ جدہٖ وعلیہ الصلاۃ والثنا پر سب سے پہلے تیر چلایا۔ شمر ذی الجوشن اُسی اخبث کا نام ہے جس نے اپنی ناپاک تیغ ستم سے نوجوانانِ جنت کے سردار سیدنا امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذبح کیا۔ سنان بن انس وہی ولد الشیطان ہے جس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین روز کے پیاسے حلقوم پاک پر نیزہ مارا۔ اسی ناپاک نیزے اور شمر خبیث کی ملعون تلوار کی ضربوں سے سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحِ پاک اعلیٰ علیین کو پرواز فرما گئی۔ ابوایوب غنوی وہی بندۂ شیطان ہے جس نے اُس وقت جب کہ حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسم مبارک تیروں سے چھلنی اور نیزوں تلواروں سے قیمہ ہوگیا اور آپ گھوڑے پر سے فرشِ زمین پر تشریف لائے اور چشمانِ مبارک بند فرمائے ہوئے اپنے رب جل جلالہٗ سے راز و نیاز میں مشغول تھے تو اُسی فرزندِ ابلیس نے تاک کر آپ کے دہنِ اقدس میں تیر مارا جو آپ کے مبارک تالو میں پیوست ہوگیا۔ اور جب آپ نے وہ تیر نکالا تو خون کا فوارہ آپ کے دہنِ مبارک سے جاری ہوگیا۔

پیارے سُنّی مسلمانو! اتنا اور سُن لو کہ تمہارے پیارے مذہب اہل سنت میں حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کے نام یعسوب المؤمنین اور امیر الاشجعین بھی ہیں۔ یعنی ایمان والوں کے بادشاہ اور بہادروں کے سردار۔

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہرہ سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے سیدہ رکھا یعنی تمام جنتی عورتوں کی سردار۔

فردوس مکان، جنت نشان، خلد آرام، جنت مقام۔ اِن چاروں لفظوں کے معنی جنت میں رہنے والا، فردوس میں آرام کرنے والا۔

حضرت سیدنا مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہے اَسَدُ اللہ یعنی اللہ کا شیر۔ اَسَدُ اللہِ فِیْ عَصْرِہٖ کے معنی اپنے زمانے میں خدا کا شیر۔ اَمِیْرُ الْجُیُوْشِ الْقَاهِرَه کے معنی زبردست اور غالب لشکروں کا سردار۔ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ فِیْ عَهْدِہٖ کے معنی اپنے وقت میں اللہ کی ساری مخلوقات سے بہتر۔ "قدر اندازِ بے نظیر" کے معنی تاک کر ٹھیک نشانے پر تیر مارنے والا جس کا کوئی مثل نہیں۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فدائیو! اہل بیت طہارت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شیدائیو! عبدالشکور کاکوروی اور حسین احمد اجودھیا باشی صدر دیوبند کے ایسے خبیث چیلوں وہابیوں دیو کے بندوں خارجیوں ناصبیوں کی خباثت و بے ایمانی دیکھو یزید پلید کو ایمان والوں کا امام حتّٰی کہ معاذ اللہ سید المرسلین یعنی رسولوں کا سردار بھی کہہ دیا۔ حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک القاب یعسوب المؤمنین امیر الاشجعین، اُن کے قاتل خبیث عبدالرحمٰن بن ملجم کو پھنٹا کر اُس مردود کو ایمان والوں کا بادشاہ اور اُس نامرد بزدل کمینے بددین خارجی کو بہادروں کا سردار بتا دیا۔ جعدہ بنت اشعث خبیثہ کو سیّدہ کہہ کر اُسے جنت کی عورتوں کا سردار ٹھہرا دیا۔ ابن زیاد بدنہاد کو ایمان والوں کا سردار، جنت میں رہنے والا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خبیث و شقی بیٹے عمرو کو ایمان والوں کا سردار، جنتی اور پرہیزگاروں کا پیشوا، شیخ التقی۔ شمر مردود کو اپنے زمانے میں خدا کا شیر،

غالب وزبردست لشکروں کا سردار۔ سنان ولد الشیطان کو نیک مرد اور اپنے زمانے میں تمام مخلوقاتِ الٰہی سے بہتر۔ اور ابوایوب غنوی کو جنتی اور قدر اندازِ بے نظیر کہہ کر ان سب کو علیہم السلام کہہ دیا۔ پھر اِس ناپاک ملعون مقدمے کی استدعائے دادرسی میں بے ایمانوں نے صاف بک دیا کہ وہ جونپور میں ایک ناپاک جلوس نکالنا چاہتے ہیں۔ جس میں اُن خبثاء دشمنانِ اہل بیت کے خبیث ناموں کے ساتھ وہ القاب جو دفعہ ۳۔ میں ذکر کئے گئے جھنڈوں اور کتبوں پر لکھے ہوئے ساتھ ہوں گے اور اُس میں اُن اشقیاء کے ناپاک فضائل بیان کریں گے۔ اور اُن کے مناقب خبیثہ کے ملعون قصیدے پڑھیں گے۔

کیوں سُنّی مسلمان بھائیو! اب تم کو یقین ہوا کہ یہ شمر کی ذریت، یزید کی اولاد، سنان کے چیلے ہیں حضرت امام عرش مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک خون کے پیاسے خارجی و ناصبی اب بھی ہندوستان میں موجود ہیں۔ جو وہابیہ دیوبندیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان بیدینوں کے ڈکٹیٹر عبدالشکور کاکوروی اور حسین احمد اجودھیاباشی صدر دیوبند ہیں۔

اب تک اِن خبیثوں نے اپنی خارجیت و ناصبیت کو تقیے کے پردے میں بہت ہی چھپایا۔ مگر آہ! آج ہمارے سُنّی بھائیوں کی بے حسی اور مذہبی بے حمیتی دیکھ کر ان مرتدوں کو کھُل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ بے دینوں نے کھُلّم کھلا یہاں تک بک دیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم "معاند" یعنی ہٹ دھرم اور گمراہ تھے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

پیارے سُنّی مسلمان بھائیو! یہ وہابیہ دیوبندیہ وہ فرقہ ہے جو

اہل بیت عظام وصحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ امام الانبیاء سید المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین بلکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا ہے۔ اور ان کے دلوں میں اہل بیت عظام اور شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعلق سے جو بغض وعداوت بھری ہے اُس کا ایک اور نمونہ ملاحظہ فرمائیں!

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی لکھتا ہے: ”محرم میں ذکرِ شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایاتِ صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہِ روافض کی وجہ سے حرام ہے فقط۔“ (فتاویٰ رشیدیہ مبوب بطرزِ جدید، صفحہ ۱۱۴، مطبوعہ زکریا بکڈپو دیوبند سہارنپور)

حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تعلق سے بغض وعداوت کی گندگی ملاحظہ فرمائیں!

”جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے.....وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔“ (فتاویٰ رشیدیہ مبوب بطرزِ جدید، صفحہ ۱۰۸، مطبوعہ زکریا بکڈپو دیوبند سہارنپور)

جبکہ اسی مولوی نے اپنی اسی کتاب ”فتاویٰ رشیدیہ“ کے صفحہ ۲۶ ر پر علماء کی توہین کو کفر لکھا ہے۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہنے والے کے بارے میں لکھ رہا ہے کہ کافر ہونا تو دور کی بات صحابۂ کرام کو کافر کہنے والا سنت جماعت سے بھی خارج نہ ہوگا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

مولوی رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھوی، قاسم نانوتوی اور اشرفعلی تھانوی کے تعلق سے علمائے حرمین شریفین زَادَهُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً

سلام

بحضور سید الشہداء امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

از: حضرت مولٰینا سید عبدالباری معنیؔ اجمیری شہزادۂ غریب نواز اجمیر معلّٰی (علیہ الرحمۃ والرضوان)

اے محمد کے جگر پارے سلام　　اے علی کی آنکھ کے تارے سلام
بندگی اے فاطمہ کے لاڈلے　　اے حسن کو جان سے پیارے سلام
اے امام دین و دُنیا اے حسین　　اے فروغِ مشرقین و مغربین
یادگارِ عظمتِ بدر و حنین　　اُمّتِ اسلامیہ کے نورِ عین
اے محمد کے جگر پارے سلام

باریابِ لامکاں تیری نگاہ　　تیرا دل حُسنِ ازل کی جلوہ گاہ
تیرا جسمِ نازنیں خلقت پناہ　　تیری جانِ پاک شرحِ لا اِلٰہ
اے محمد کے جگر پارے سلام

اے شرف بخشِ جہانِ ہست و بود　　نازشِ انسانیت تیرا وجود
تیرے در پہ جبہہ سا چرخِ کبود　　ہر فرشتہ تجھ پہ پڑھتا ہے درود
اے محمد کے جگر پارے سلام

مرتضٰی تیری امامت پر گواہ　　سیدہ تیری سیادت پر گواہ
کربلا تیری شُجاعت پر گواہ　　آسماں تیری شہادت پر گواہ
اے محمد کے جگر پارے سلام

تیری چوکھٹ آسمانوں سے بلند　　عرشِ اعظم تک رسا تیری کمند
تجھ کو پہنچائے گئے پیہم گزند　　تو رہا پھر بھی وفا پر کاربند
اے محمد کے جگر پارے سلام

نے بالاتفاق یہ حکم صادر فرمایا: مَنْ شَكَّ فِي كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ فَقَدْ كَفَرَ یعنی ان لوگوں کے اقوالِ کفریہ خبیثہ پر اطلاع کے بعد ان کے کافر و جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ تفصیل کتاب مستطاب ''حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین'' میں موجود ہے۔ نیز ہند و سندھ و پاکستان و بلوچستان کے دوسو اڑسٹھ (۲۶۸) علمائے کرام و مفتیانِ عظام نے بھی یہی حکم صادر فرمایا ہے جیسا کہ کتاب مبارک ''الصوارم الہندیہ علیٰ مکر شیاطین الدیو بندیہ'' میں تفصیل موجود ہے۔

سُنّی مسلمانو! اگر تم واقعی سُنّی ہو، اگر سچے دل سے صحابۂ کرام و اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فدائی و شیدائی ہو تو حسینِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاک مبارک خون کا واسطہ اپنے حسینی ہونے کا روشن ثبوت دو۔ اِن بے دین یزیدیوں شمریوں وہابیوں دیو کے بندوں پر لعنت کرو۔ اِن سے بحکمِ شریعت قطعاً مقاطعہ اور بائیکاٹ کرلو۔ اور جو ایسے تمام مردودوں مرتدوں کے ساتھ صلح و اتحاد اور دوستی و اتفاق کی تلقین و تبلیغ کر رہی ہیں، اُن ساری کمیٹیوں سے قطعاً علیحدہ ہو جاؤ۔ اُسی ساڑھے تیرہ سو برس سے زائد قدیم اور سچے دین اسلام و مذہب اہل سنت پر پختگی و مضبوطی کے ساتھ ثابت و مستقیم رہو۔ قادیانیوں، چکڑالویوں، بابیوں، بہائیوں، نیچریوں، روافض وغیرہم بے دینوں بدمذہبوں بالخصوص اِن خارجی کُتّوں وہابیوں دیو کے بندوں سے بچو۔ اللہ توفیق بخشے۔ آمین۔

تو نے کھائے پیاس میں داغوں پہ داغ　　تیرا سینہ بن گیا زخموں سے باغ
سارے شہزادے گئے جب دے کے داغ　　تو ہی تھا جس کا نہ اُلٹا دل دماغ

اے محمد کے جگر پارے سلام

تو نے بُنیادیں ہِلادیں جبر کی　　اِنتہا تو نے دِکھادی صبر کی
تیری فطرت میں تھی بخشش ابر کی　　کیمیا ہے خاک تیری قبر کی

اے محمد کے جگر پارے سلام

تو نے سب کو درسِ آزادی دیا　　تجھ سے دُنیا نے سبق دیں کا لیا
آبِ خنجر پیاس میں تو نے پیا　　سرخرو اسلام کو تو نے کیا

اے محمد کے جگر پارے سلام

تو نے اے دانائے رمزِ کائنات　　دے کے جاں سمجھا دیا رازِ حیات
دستِ فاسق میں دیا تو نے نہ ہاتھ　　تا ابد اونچی رہے گی تیری بات

اے محمد کے جگر پارے سلام

مرحبا اے فی سبیل اللہ قتیل　　زندہ دارِ اُسوۂ ابنِ خلیل
تیرا نقشِ پا، رہِ حق کی دلیل　　تیرا خونِ پاک اُمت کا وکیل

اے محمد کے جگر پارے سلام

معنّیٰ مسکیں اے شاہِ انام　　تیرے روضے کے غلاموں کا غلام
عرض پیرا ہے باآدابِ تمام　　تجھ پہ اور تیرے رفیقوں پر سلام
اے محمد کے جگر پارے سلام　　اے علی کی آنکھ کے تارے سلام
بندگی اے فاطمہ کے لاڈلے　　اے حسن کو جان سے پیارے سلام